

أربعون حديثا في فضائل العشرة المبشرة

قال رسول الله ﷺ نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه

اربعین

اصحاب جنت رضی اللہ عنہم



تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

109



أربعون حديثا

فی أصحاب الجنة

اربعین

اصحابِ جنت

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

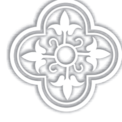
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



نام کتاب: اربعین اصحابِ جنت

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست مضامین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]- وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِه وَصَحَابَتِه أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ- أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهٖ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔
[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةُ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پرعلی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ''أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ'' زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز



بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . أَمَّا بَعْدُ:

عشرہ مبشرہ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (المائدة : 119)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔''

حدیث 1

((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ .))[1]

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید (بن زید) جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم اجمعین) جنتی ہیں۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3747۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جنتی ہیں

حدیث 2

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَعْلَمُ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَقَالَ: اَلْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُوْنَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ اَوَ قَدْ حُوْسِبْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ تُحَاسَبُ؟ وَاِنَّمَا كَانَتْ اَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ .))[1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو میری امت میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے، دروازہ کھولنے کا کہیں گے، جنت کا داروغہ کہے گا: کیا تمہارا حساب ہو چکا ہے، پس وہ کہیں گے: حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں، ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آ گئی۔ چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لیے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے کریں گے۔‘‘

[1] مستدرك حاكم: 70/2، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 853.

حدیث 3

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُهَاجِرِيْنَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَدْ اٰمِنُوْا مِنَ الْفَزَعِ.)) [1]

''اور عبدالرحمٰن اپنے باپ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہاجرین کے لیے قیامت والے دن سونے کے منبر ہوں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ہر قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔''

بدری اور صلح حدیبیہ میں شامل ہونے والے صحابہ جنتی

حدیث 4

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ.)) [2]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جنگ) بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔''

---

1. مستدرك حاكم: 77/4، صحيح ابن حبان، رقم: 1582۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. مسند أحمد: 396/6۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بیعت رضوان میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں

حدیث 5

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں داخل نہیں ہوگا۔''

امت مسلمہ میں سے ستر ہزار لوگ بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي.))[2]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3860، سلسلة الصحيحة، رقم: 2160.

[2] سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 3437، سنن ابن ماجة، رقم: 4286۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔''

سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جنت میں ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہوں گے

حدیث 7

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا.)) [1]

''اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، اچانک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نمودار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار ہیں، خواہ وہ اگلے ہوں یا پچھلے، سوائے انبیاء ومرسلین کے، لیکن علی! تم انہیں نہ بتانا۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوں گے

حدیث 8

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3665، سنن ابن ماجة، رقم: 95۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ :اَنَا قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ:اَنَا قَالَ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جنازَةً؟ قَالَ اَبُوْبكْرٍ:اَنَا۔ قَالَ: مَنْ اَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ اَبُوْبكْرٍ :اَنَا۔ قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِيْ رَجُلٍ فِيْ يَوْمٍ ،اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج کون روزے دار ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے پوچھا: آج تم میں سے کس نے مریض کی بیمار پرسی کی ہے؟ ابوبکر نے کہا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: آج تم میں سے کس نے نماز جنازہ پڑھی ہے؟ ابوبکر نے کہا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ مروان کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ارشاد فرمایا: جس آدمی میں ایک دن میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جنتی محل

حدیث 9

((وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَظَنَنْتُ أَنِّى أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 88.

بْنُ الْخَطَّابِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک سونے کے محل میں ہوں، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا ہے تو میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 10

((وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ: فَجِيءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3688۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْـجَـنَّةِ فَـاشْـتَـرَيْتُهَـا مِـنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَـلِّـيَ فِيهَـا رَكْـعَتَيْـنِ؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْـإِسْلَامِ هَـلْ تَـعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَـحَـرَّكَ الْـجَبَـلُ حَتَّـى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ ، قَالَ: فَـرَكَـضَـهُ بِـرِجْـلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا .)) [1]

”اور ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ میں اس وقت گھر میں موجود تھا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے کوٹھے سے جھانک کر انہیں دیکھا اور کہا تھا: تم میرے سامنے اپنے ان دونوں ساتھیوں کو لاؤ، جنہوں نے میرے خلاف تمہیں جمع کیا ہے، چنانچہ ان دونوں کو لایا گیا گویا وہ دونوں دو اونٹ تھے یا دو گدھے، یعنی بڑے موٹے اور طاقتور تو عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور کہا: میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں بئر رومہ کے علاوہ کوئی اور میٹھا پانی نہیں تھا جسے لوگ پیتے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون بئر رومہ کو جنت میں اپنے لیے اس سے بہتر چیز کے عوض خرید کر اپنے ڈول کو دوسرے مسلمانوں کے ڈول کے برابر کردے گا؟، یعنی اپنے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی پینے کا برابر حق دے گا تو میں نے اسے اپنے اصل مال سے خریدا اور آج تم مجھ ہی کو اس کے پینے سے

[1] سنن ترمذی ، کتاب المناقب ، رقم :3703۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

روک رہے ہو، یہاں تک کہ میں سمندر کا (کھارا) پانی پی رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، یہی بات ہے، انہوں نے کہا: میں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ مسجد لوگوں کے لیے تنگ ہوگئی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آل فلاں کی زمین کے ٹکڑے کو اپنے لیے جنت میں اس سے بہتر چیز کے عوض خرید کر اسے مسجد میں شامل کر یدگا؟ تو میں نے اسے اپنے اصل مال سے خریدا اور آج تم مجھ ہی کو اس میں دو رکعت صلاۃ پڑھنے نہیں دے رہے ہو، لوگوں نے کہا: ہاں، بات یہی ہے۔ پھر انہوں نے کہا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما تھے اور میں تھا تو پہاڑ لرزنے لگا، یہاں تک کہ اس کے کچھ پتھر نیچے کھائی میں گرے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پیر سے مار کر ارشاد فرمایا: ٹھہر اے ثبیر! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں، لوگوں نے کہا: ہاں بات یہی ہے۔ تو انہوں نے کہا: اللہ اکبر! قسم ہے رب کعبہ کی! ان لوگوں نے میرے شہید ہونے کی گواہی دے دی، یہ جملہ انہوں نے تین بار کہا۔

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا مُوسَى! أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَضْرِبُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُوبَكْرٍ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ،

فَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ عُثْمَانُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا، آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور اپنی حاجت پوری کی، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ابوموسیٰ! تم دروازے پر رہو کوئی بغیر اجازت کے اندر داخل نہ ہونے پائے۔ پھر ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر ہوں تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ ابوبکر اجازت مانگ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، چنانچہ وہ اندر آئے اور میں نے انہیں جنت کی بشارت دی، پھر ایک دوسرے شخص آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمر ہوں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ عمر اجازت مانگ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا، وہ اندر آ گئے اور میں نے انہیں جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک تیسرے شخص آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے کہا: کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: عثمان ہوں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ عثمان اجازت مانگ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ان کے لیے بھی

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3710۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو، ساتھ ہی ایک آزمائش کی جو انہیں پہنچ کر رہے گی۔''

سیدنا علی، عمار اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کی جنت مشتاق ہے

حدیث 12

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰی ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَسَلْمَانُ رضی اللہ عنہم .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے۔ حضرت علی، حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)۔''

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہیں

حدیث 13

((وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ .)) [2]

''اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے، آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے، لیکن چڑھ نہ سکے تو

[1] صحيح الجامع الصغير للالبانی، رقم: 1594.

[2] سنن ترمذی، كتاب المناقب، رقم: 3738۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اپنے نیچے طلحہ کو بٹھایا اور چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر سیدھے کھڑے ہو گئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے اپنے لیے (جنت) واجب کر لی۔"

اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا جنت میں گھر

حدیث 14

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا حَسَدْتُ أَحَدًا مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ، وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ.))[1]

"اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کسی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا، حالانکہ مجھ سے تو آپ نے نکاح اس وقت کیا تھا جب وہ انتقال کر چکی تھیں، اور اس رشک کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت میں موتی کے ایک ایسے گھر کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور وشغف ہو اور نہ تکلیف وایذا کی کوئی بات۔"

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3876۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا یارسول اللہ! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، وہ ان کے پاس ایک برتن ہے، جس میں سالن یا کھانا پینے کی کوئی چیز ہے، جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رب اور میری طرف سے سلام کہیے اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجیے، جس میں کوئی شور شرابہ ہوگا اور نہ وہاں مشقت اٹھانی پڑے گی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں

حدیث 16

((وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .)) [2]

''اور امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جبرائیل علیہ السلام ایک سبز ریشم کے ٹکڑے پر ان کی تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: یہ آپ کی بیوی ہیں، دنیا اور آخرت دونوں میں۔''

---

[1] صحیح بخاری، رقم :3820، صحیح مسلم، رقم :6273.

[2] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم :3880۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سیدہ فاطمہ، خدیجہ، آسیہ اور مریم بنت عمران علیہا السلام جنتی خواتین کی سردار ہوں گی

حدیث 17

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَیِّدَاتُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَخَدِیْجَةُ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی خواتین کی سردار مریم بنت عمران علیہا السلام کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ علیہا السلام فرعون کی بیوی ہیں۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت میں

حدیث 18

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: جِبْرِیْلُ رَاجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ، قَوَّامَةٌ، وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.))[2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے (مجھے) کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔''

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1434.
[2] صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم: 4728.

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِيْ، وَلَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِشْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ۔ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، أَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا اَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ! فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ۔ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لما اَخْبَرْتِنِيْ۔ قَالَتْ: اَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، فَاَخْبَرَتْنِيْ، قَالَتْ: اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْأَمْرِ الْاَوَّلِ، فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَاِنَّهٗ قَدْ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا اَرَى الْأَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ۔ قُلْتُ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِيْ رَاَيْتُ، فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: يَا فَاطِمَةُ! اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَوْسَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ فَضَحِكْتُ

ضِحْكِيَ الَّذِيْ رَاَيْتِ .))[1]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس جمع تھیں، کوئی ایک بھی غیر حاضر نہیں تھی، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس چل کر آرہی تھیں، ان کے چلنے کا انداز بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا تھا۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو یوں خوش آمدید کہا: میری بیٹی! مرحبا۔ پھر ان کو اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، آپ نے ان سے کوئی سرگوشی کی، وہ شد و مد سے رونے لگ گئیں۔ جب آپ نے ان کے غم والم کو دیکھا تو دوسری دفعہ سرگوشی کی، اب کی بار انھوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے میں نے اس سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی راز دارانہ بات کی، لیکن تو نے رونا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ان سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا سرگوشی کی ہے؟ انھوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کر سکتی۔ جب آپ فوت ہو گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سے کہا: میں تجھے تجھ پر اپنے حق کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں کہ اب تم مجھے ضرور بتاؤ گی۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے اب، بتا دیتی ہوں۔ انھوں نے مجھے بتلایا کہ آپ نے پہلی دفعہ والی سرگوشی میں مجھے فرمایا: جبریل مجھ سے ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ کیا، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے، لہٰذا اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں تیرے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔ یہ بات سن کر مجھے رونا آ گیا، آپ دیکھ ہی رہی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بے چینی اور گھبراہٹ کو دیکھا تو فرمایا: فاطمہ! اگر تمھیں (جنت میں) مومنوں کی عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سرداری دی

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2948.

جائے تو راضی ہو جاؤ گی؟ یہ سن کر میں ہنس پڑی، آپ دیکھ ہی رہی تھیں۔''

حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے

حدیث 20

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَھْلِ الْجَنَّةِ .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما جنتی ہیں

حدیث 21

((وَعَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ ، فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ .)) [2]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے، وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

سیدنا حمزہ اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہما کے متعلق جنت کی بشارت

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: دَخَلْتُ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب رقم: 3768۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم: 4003.

الْـجَـنَّةَ الْبَـارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيْرٍ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے اور حمزہ رضی اللہ عنہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔''

حدیث 23

((وَعَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَيْنِ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر بن ابو طالب کو بادشاہ کے روپ میں دیکھا، وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ دو پروں کے سہارے اڑ رہا تھا۔''

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 24

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: يَا بِلَالُ! بِـمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَـامِـي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ

[1] المعجم الكبير للطبراني :160/3، الكامل لإبن عدى :1058/3.
[2] سنن ترمذى، رقم :3763، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم :1226.

هٰـذَا الْـقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، قُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْـقَـصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَـا أَذَّنْـتُ قَـطُّ إِلَّا صَـلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَـوَضَّـأْتُ عِـنْدَهَا ، وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بِهِمَا .))[1]

''اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) صبح کی تو بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں میرے آگے آگے رہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور اپنے آگے تمہاری کھڑاؤں کی آواز نہ سنی ہو، آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو (آج بھی) میں نے اپنے آگے تمہارے کھڑاؤں کی آواز سنی، پھر سونے کے ایک چوکور بلند محل پر سے گزرا تو میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بیان کیا کہ یہ ایک عرب آدمی کا ہے، تو میں نے کہا: میں (بھی) عربی ہوں، بتاؤ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ قریش کے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں (بھی) قریشی ہوں، بتاؤ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد ﷺ کی امت کے ایک فرد کا ہے، میں نے کہا: میں محمد ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے اذان دی ہو اور دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں، اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ میں بے وضو ہوا ہوں اور میں نے اسی وقت وضو نہ کر لیا ہو، اور یہ نہ سمجھا ہو

---

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3689۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کہ اللہ کی طرف سے میرے اوپر دو رکعتیں (واجب) ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں دونوں رکعتوں (یا خصلتوں) کی وجہ سے (یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے)۔''

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہیں

حدیث 25

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِى جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ .)) [1]

''اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کس کے لیے ہے؟ کہنے لگی: زید بن حارثہ کے لیے ہوں۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنتی ہیں

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَأَنَّمَا فِى يَدِى قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ، وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِى إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ .)) [2]

---

[1] صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم: 3361.

[2] سنن ترمذى، كتاب المناقب، رقم: 3825۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں موٹے ریشم کا ایک ٹکڑا ہے اور اس سے میں جنت کی جس جگہ کی جانب اشارہ کرتا ہوں تو وہ مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے، تو میں نے یہ خواب (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا پھر حفصہ نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا بھائی ایک مرد صالح ہے۔ یا فرمایا: عبد اللہ مرد صالح ہیں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حدیث 27

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُنَيْسٌ قَالَ: فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری ماں ام سلیم آپ کی آواز سن کر بولیں: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اے اللہ کے رسول! یہ انیس ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے تین دعائیں کیں، ان میں سے دو کو تو میں نے دنیا ہی میں دیکھ لیا اور تیسری کا آخرت میں امیدوار ہوں۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3827۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَائَةً، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں قراءت کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: (جس کی آواز آ رہی ہے) وہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہے۔ یہی نیکی (اور حسنِ سلوک) ہے، یہی نیکی اور (حسنِ سلوک) ہے، وہ (حارثہ) اپنی ماں کے ساتھ بہت زیادہ حسنِ سلوک کرنے والا تھا۔''

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 29

((وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لِحَيٍّ يَمْشِيْ اِنَّهٗ فِى الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ.)) [2]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔''

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 913، صحيح الجامع الصغير للالبانى، رقم: 3366.

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6380.

سیدنا زید بن عمرو رضی اللہ عنہ کو جنت میں جانے کی بشارت

حدیث 30

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ لِزَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ دَرَجَتَيْنِ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور وہاں زید بن عمرو بن نفیل کے دو درجے دیکھے۔''

سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 31

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، يَوْمَ أُحُدٍ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللهُ لِأَبِيكَ؟ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ: يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا كَلَّمَ اللهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ، قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً، فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَهُ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي ﴿أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ﴾ قَالَ: يَا رَبِّ!

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1406.

فَـأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِی ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُونَ﴾ .))[1]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے، اور کہا ہے کہ اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو، میں تمہیں دوں گا۔ تمہارے باپ نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہوچکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔ تیرے باپ نے عرض کیا: اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہوکر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچا دے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوجائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔ (آل عمران: 169)''

سیدنا اصیرم بن عبد الاشہل یعنی عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ: كَانَ یَقُولُ: حَدِّثُونِی عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ

[1] سنن ابن ماجه ، كتاب الجهاد ، رقم :2800۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

الْجَنَّةَ لَمْ يُصَلِّ قَطُّ ، فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، سَأَلُوهُ: مَنْ هُوَ؟ فَيَقُولُ: أُصَيْرِمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ، عَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ وَقْشٍ ، قَالَ: الْحُصَيْنُ فَقُلْتُ لِمَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ: كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأُصَيْرِمِ؟ قَالَ: كَانَ يَأْبَى الْإِسْلَامَ عَلٰى قَوْمِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أُحُدٍ بَدَا لَهُ الْإِسْلَامُ ، فَأَسْلَمَ فَأَخَذَ سَيْفَهُ فَغَدَا حَتّٰى أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ فَقَاتَلَ حَتّٰى أَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ ، قَالَ: فَبَيْنَمَا رِجَالُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قَتْلَاهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمْ بِهِ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَلْأُصَيْرِمُ ، وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكْنَاهُ ، وَإِنَّهُ لَمُنْكِرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ ، فَسَأَلُوْهُ: مَا جَاءَ بِهِ ، قَالُوْا ، مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرُو أَحَرْبًا عَلٰى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ ، ثُمَّ أَخَذْتُ سَيْفِي فَغَدَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي أَيْدِيهِمْ فَذَكَرُوْهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: تم مجھے کسی ایسے آدمی کے متعلق بتلاؤ جس نے نماز بالکل نہیں پڑھی اور وہ جنت میں گیا ہو۔ لوگ نہ بتلا سکے، پھر ان ہی سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ بنو عبدالاشھل کا ایک شخص اصیرم ہے، اس کا نام عمرو بن ثابت بن وقش ہے۔ راویٔ حدیث ''الحصین'' کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ

[1] مسند احمد بن حنبل، رقم: 24034۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اصیرم کا کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ وہ اپنی قوم کے مسلمان ہونے پر اعتراض اور ان کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ کے لیے تشریف لے گئے تو اسے قبول اسلام کا خیال آیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اس نے تلوار اٹھائی اور چل پڑا۔ وہ مسلمانوں کے پاس جا کر کفار کی فوج میں گھس گیا اور اس نے اس قدر شدت سے قتال کیا کہ زخموں سے چور اور نڈھال ہو کر گر پڑا۔ بنو عبدالاشھل کے لوگ مقتولین میں اپنے خاندان کے لوگوں کو ڈھونڈ رہے تھے، تو یہ ان کے سامنے آ گئے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو اصیرم ہے، یہ ہمارے ساتھ تو نہیں آیا تھا۔ ہم تو اسے اس حال میں چھوڑ کر آئے تھے کہ یہ اسلام کا منکر اور مخالف تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا: عمرو! تم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کے خلاف لڑنے کے ارادے سے یا اسلام میں رغبت کی وجہ سے؟ اس نے جواب دیا، قومی عصبیت کی وجہ سے نہیں بلکہ رغبت اسلام کی وجہ سے میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر مسلمان ہوا۔ اپنی تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا، دشمنوں سے قتال کیا اور میرا یہ انجام ہوا۔ سیّدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان باتوں سے کچھ ہی دیر بعد وہ ان کے ہاتھوں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے۔"

سیدنا ابن دحداح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حدیث 33

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً، وَأَنَا أُقِيْمُ نَخْلِي بِهَا، فَمُرْهُ أَنْ يُّعْطِيَنِي إِيَّاهَا حَتّٰى أُقِيْمَ

حَـائِـطِی بِهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: أَعْـطِهَـا إِیَّاهُ بِنَخْلَةٍ فِیْ الْجَنَّةِ۔ فَـأَبٰـی ، وَأَتَاهُ أَبُوْ الدَّحْدَاحِ فَقَالَ: بِعْنِی نَخْلَكَ بِحَائِطِیْ ، قَالَ: فَفَعَلَ ، قَالَ: فَأَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ قَدِ ابْتَعْتُ الـنَّـخْـلَةَ بِحَائِطِیْ ، فَاجْعَلْهَا لَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: كَمْ مِنْ عِذْقٍ دَوَّاحٍ لِأَبِـیْ الدَّحْدَاحِ فِیْ الْجَنَّةِ۔ مِرَارًا۔ فَأَتَی امْرَأَتَهٗ فَقَالَ: یَاأُمَّ الـدَّحْـدَاحِ!أُخْـرُجِـیْ مِـنَ الْـحَائِطِ فَإِنِّیْ بِعْتُهٗ بِنَخْلَةٍ فِیْ الْجَنَّةِ فَقَالَتْ: قَدْ رَبِحْتَ الْبَیْعَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! (فلاں مقام پر) فلاں آدمی کی کھجور ہے، میں بھی اس کے ساتھ کھجوریں لگا رہا ہوں، آپ اسے کہیں کہ وہ کھجور مجھے دے دے تا کہ میں اپنے باغ کی دیوار بنا سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: وہ کھجور اسے دے دے، تجھے اس کے عوض جنت میں کھجور ملے گی۔لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو دحداح اس کے پاس پہنچے اور کہا کہ کھجور کا درخت مجھے میرے باغ کے بدلے فروخت کر دے، اس نے ایسے ہی کیا۔ ابو دحداح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے فلاں کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے، اب آپ یہ درخت اُس (ضرورت مند) آدمی کو دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو دحداح کے لیے جنت میں کئی بڑے بڑے اور لمبے لمبے کھجوروں کے گچھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ کئی دفعہ دوہرایا۔ ابو دحداح اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: اے ام دحداح! باغ سے نکل جا، میں نے اسے جنت کے کھجور کے درخت کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ اس نے کہا: تو نے تو نفع

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2964.

مند تجارت کی ہے۔"

سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ اصحاب جنت میں سے ہیں

حدیث 34

((وَعَنْ عِمْرَانُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُمْ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ.)) [1]

"اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دَم کراتے ہیں، نہ شگون لیتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! دعا فرمایئے اللہ مجھے ان سے کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو ان میں سے ہے۔"

جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال کا بیان

حدیث 35

((وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 524.

يَـعْـجَبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا .)) [1]

''اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ ریشمی کپڑے ہدیہ میں آئے، ان کی نرمی کو دیکھ کر لوگ تعجب کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔''

سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو جنت کی بشارت

حدیث 36

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ الْـجَنَّةَ فَرَاَيْتُ اِمْرَاَةَ اَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِي فَاِذَا بِلَالٌ .)) [2]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا، پھر اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) تھے۔''

سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

حدیث 37

((وَعَـنْ اَنَـسِ ابْـنِ مَـالِكٍ : اَنَّ حَارِثَةَ بْنَ سُرَاقَةَ خَرَجَ نَظَّارًا ، فَاَتَاهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَوْضِعَ

[1] سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3847۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6321۔

حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِلَّا رَأَيْتَ مَا أَصْنَعُ!
قَالَ: يَاأُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا لَيْسَتْ بِجَنَّةٍ وَاحِدَةٍ۔ وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ،
وَإِنَّ حَارِثَةَ لَفِي أَفْضَلِهَا أَوْ قَالَ: فِي أَعْلَى الْفِرْدَوْسِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ جاسوسی کے لیے نکلے، اچانک ایک تیر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ ان کی ماں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ حارثہ کا میرے ہاں کیا مقام تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں، وگرنہ آپ دیکھیں گے کہ میں (اس کی جدائی پر) کیا کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام حارثہ! جنت ایک نہیں ہے، بلکہ کئی جنتیں ہیں اور (تیرا بیٹا) حارثہ جنت کے افضل یا فردوس کے اعلی حصے میں ہے۔''

سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

حدیث 38

((وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا، فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ.)) [2]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کے غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر حاطب کی شکایت کی اور کہا: اے اللہ کے رسول! حاطب ہر صورت

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 1811.
[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2519.

میں آگ میں داخل ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے، وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا، کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا تھا۔"

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کے رفیق

حدیث 39

((وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.))[1]

"اور حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا تھا، (جب آپ تہجد کے لیے اٹھے) تو میں وضو کا پانی اور دوسری ضروریات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے فرمایا: مانگو۔ میں نے عرض کیا: میری مانگ یہ ہے کہ جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی یا اس کے سوا کچھ اور بھی؟ میں نے عرض کیا: بس میں تو یہی مانگتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اس معاملہ میں سجدوں کی کثرت کے ذریعہ میری مدد کرو۔"

سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں

حدیث 40

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1094.

آمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾...... إِلَى آخِرِ الْآيَةِ﴾ جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو! مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى. قَالَ سَعْدٌ: إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى، قَالَ: فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز پر بلند نہ کرو (آخر آیت)'' ثابت بن قیس اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا کہ میں اہل جہنم سے ہوں اور وہ نبی ﷺ سے بھی رکے رہے۔ پس نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوعمرو رضی اللہ عنہ! ثابت رضی اللہ عنہ کو کیا کوئی تکلیف ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک وہ میرا ہمسایہ ہے، مگر میں اس کی تکلیف کو نہیں جانتا۔ کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے، اس سے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: کہ یہ آیت اتری ہے اور تم جانتے ہو، بے شک میں تم سے اونچی آواز والا ہوں۔ نبی ﷺ کی آواز پر۔ پس میں تو اہل جہنم میں سے ہوں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ بیان کیا، پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ



[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 314، مسند احمد، رقم: 12399.

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.

